AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www.al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

تفسیر تفہیم القرآن: عصرِ حاضر کے فکری و عملی تقاضوں کے تناظر میں افکارِ مودودی کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Tafheem al-Qur'ān: A Critical and Analytical Study of Maududi's Thought in the Context of Contemporary Intellectual and Practical Demands

Muhammad Arif
MPhil Scholar, Institute of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan
Prof. Dr. Muhammad Idrees Lodhi
Professor, Institute of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan, Pakistan

Abstract

It is a fact that with the passage of time, people's thoughts, customs, society, affairs and even values change. The same thing happens with languages and dialects. With time, language and styles of expression change. Many new colors are also created in the words, meanings, idioms, dialects and concepts of everyday speech. Some of the essential requirements of the modern era change even the ideas and beliefs established for centuries. The interpretations of the Urdu language met the needs of their time to some extent. None of these interpretations could meet the requirements of the present era. The language of some was difficult, while some lacked continuity and fluency. In the context of these aforementioned interpretations, Syedabu'l-Ala Maududi also had the idea in his mind that these interpretations were no longer keeping up with the changing times. He felt the need for a well-reasoned, comprehensive, and simply written commentary that met the demands of the modern age and that, while rejecting Western ideas, concepts, and philosophical explanations, presented the concept of Islam as a comprehensive system of life.

Key words: *Tafheem ul Quran, Ideas, Syedabu'l-Ala Maududi, philosophical explanations, interpretations*

تعارفِ موضوع

قرآنِ مجید ہر دور کے لیے ہدایت کی کتاب ہے اور اس کے مضامین ہمیشہ انسانیت کے مسائل کا حل پیش کرتے ہیں۔ تاہم، ہر زمانے میں قرآن کی تفہیم و تفسیر کے اسلوب میں معاشرتی، فکری اور علمی تقاضوں کے مطابق تبدیلی کی ضرورت محسوس کی گئی۔ بر صغیر میں جہاں مختلف زبانوں میں تفاسیر لکھی گئیں، وہاں بیسویں صدی کے فکری و عملی چیلنجوں نے ایک ایسی جامع تفسیر کی ضرورت پیدا کی جو دینِ اسلام کو محض عقائد و عبادات تک محدود نہ کرے بلکہ اسے ایک مکمل ضابطۂ حیات کے طور پر پیش کرے۔ انہی

تقاضوں کے پیش نظر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے تفہیم القرآن تحریر کی۔اس تفسیر کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قرآن کے پیغام کو سادہ، مربوط اور عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی مغربی افکار و نظریات اور فلسفیانہ مغالطوں کا مدلل رد کرتے ہوئے اسلام کو ایک ہمہ گیر نظامِ حیات کے طور پر واضح کیا گیا ہے۔زیرِ نظر مقالہ میں تفہیم القرآن کے فکری و عملی پہلوؤں کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ عصرِ حاضر میں اس کی علمی و فکری ضرورت کس قدر اہم ہے۔

مقاصدِ تحقیق

1. تفسیر *تفہیم القرآن* کے بنیادی فکری و علمی پس منظر کو واضح کرنا۔
2. مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے تفسیری اسلوب اور علمی محرکات کا جائزہ لینا۔
3. عصرِ حاضر کے فکری و عملی مسائل کے تناظر میں *تفہیم القرآن* کی افادیت کا مطالعہ کرنا۔
4. مغربی افکار و نظریات کے رد میں مودودیؒ کے دلائل اور قرآنی استدلال کو سامنے لانا۔
5. تفہیم القرآن کی موجودہ دور میں علمی و عملی ضرورت کو اجاگر کرنا۔

مودودی کا فکری پس منظر اور تفہیم القرآن کی بنیادیں

یہ ایک حقیقت ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کے خیالات، رسم ورواج، معاشرت، معاملات اور اقدار تک میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔یہی معاملہ زبانوں اور لہجوں کے ساتھ پیش آتا ہے۔وقت کے ساتھ ساتھ زبان و بیان کے انداز بدل جاتے ہیں۔روزمرہ بول چال کے الفاظ، معانی، محاورات، لہجات اور مفاہیم میں بھی کئی نئے رنگ پیدا ہو جاتے ہیں۔جدید دور کے بعض لازمی تقاضے صدیوں سے قائم نظریات وعقائد تک کو تبدیل کر دیتے ہیں۔اردو زبان کی تفاسیر اپنے دور کی ضروریات کو کسی حد تک پورا کرتی تھیں۔ان میں سے کوئی تفسیر بھی دور حاضر کے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتی تھی۔بعض کی زبان مشکل تھی تو بعض میں تسلسل اور روانی نہیں تھی۔ان مذکورہ تفاسیر کے تناظر میں، سید ابوالاعلیٰ مودودی کے ذہن میں بھی یہ خیال موجود تھا کہ یہ تفاسیر اب بدلتے ہوئے زمانے کا ساتھ نہیں دے رہیں۔وہ دور حاضر کے تقاضوں کو پورا کرتی ہوئی، ایک ایسی مدلل، ہمہ جہت، اور آسان انداز میں لکھی گئی تفسیر کی ضرورت محسوس کر رہے تھے جو مغربی افکار و تصورات اور فلسفیانہ توجیہات کو رڈ کرنے کے ساتھ ساتھ اسلام کے جامع نظامِ زندگی ہونے کا تصور بھی پیش کرے۔۱۹۲۶ء میں جب سید مودودی اپنی اوّلین جامع تصنیف الجہاد فی الاسلام کی تخلیق کے لیے اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کر رہے تھے۔تو مطالعہ قرآن کے دوران میں انھیں احساس ہوا کہ قرآن محض تلاوت کی

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

کتاب نہیں بلکہ تحریک کی کتاب ہے۔اس لیے اسی کو بنیاد بنا کر دنیا میں اسی طرح عالم گیر تحریک قائم کی جاسکتی ہے جیسے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی۔1

تفہیم القرآن: منہج اور عصرِ حاضر میں اہمیت

مولانا مودودیؒ نے جہاں اسلام کے دیگر پہلوؤں پر قلم اٹھایا اور عصرِ حاضر کے چیلنجوں کا جواب دیا، وہیں اگست ۱۹۴۱ء میں سید مودودی نے اپنے اس احساس کو عملی شکل دیتے ہوئے، جماعت اسلامی کے نام سے اسلامی تحریک کی بنیاد رکھی۔اس موقع پر اس نوزائیدہ تحریک کی فکری رہنمائی فراہم کے لیے قرآن مجید کی ایک جامع اور عام فہم تفسیر کی ضرورت اور زیادہ شدت سے محسوس ہوئی۔چنانچہ سید مودودی نے فروری ۱۹۴۲ء میں ترجمان القرآن کے صفحات پر تفسیر قرآن کا سلسلہ شروع کردیا۔اگرچہ آپ کو مختلف وجوہات کی بنا پر چار مرتبہ (چار سال، سات ماہ، انیس دن کے لیے) جیل جانا پڑا اور بیرون ملک دوروں کے ساتھ ساتھ اندرون ملک تنظیمی امور بھی انجام دیتے رہے لیکن تفسیر کا یہ سلسلہ بلا تعطل جاری رہا۔انھوں نے جنوری ۱۹۴۲ء میں قرآن کریم کی تفسیر تفہیم القرآن لکھنا شروع کی۔اور ۳۰ برس پانچ ماہ کی مدت میں ۷ جون ۱۹۷۲ء کو اسے مکمل کیا۔مولانا مودودی لکھتے ہیں۔

> ’’اس کتاب کے لکھنے کا سلسلہ میں نے اس وقت شروع کیا تھا جب میری زندگی کا سب سے طوفانی دور شروع ہوا تھا۔آپ کو معلوم ہے کہ جماعت اسلامی اگست ۱۹۴۱ء میں قائم ہوئی تھی اور میں نے یہ تفسیر فروری ۱۹۴۲ء میں لکھنی شروع کی۔2

جس دور میں سید مودودی نے تفسیر لکھنے کا ارادہ کیا اس وقت مغربی فلسفے کے زیر اثر پروان چڑھنے والی تہذیب اور تعلیم نے مسلمانوں کو علمی و فکری اعتبار سے منتشر کر رکھا تھا۔ دین سے بیزاری اور الحاد نے فیشن کا روپ دھار لیا تھا۔جدت پسندی، روشن خیالی اور آزادی نسواں کی آڑ میں عریانی، فحاشی، بے حیائی اور بے پردگی کو رواج دیا جارہا تھا۔۔سرمایہ دارانہ اور استحصالی نظام معیشت کے زیر اثر سود معاشی ترقی کے ایک ذریعے کا روپ دھار چکا تھا۔مغربی ممالک کی معاشی ترقی سے متاثر مسلمان مفکرین اس خوش حالی کو ان ممالک کی مذہب سے بیزاری اور الحاد کا ثمر سمجھ رہے تھے۔کثیر الملتی کمپنیاں اپنے کاروبار کے فروغ اور مارکیٹ کی توسیع کے لیے تمام پس ماندہ ممالک میں ایک خاص قسم کی تہذیب اور اقدار کے فروغ کے لیے کوشاں تھیں۔مسلمانوں کی نوجوانوں نسل ان فتنوں سے مرعوب ہو کر اشتراکیت، قومیت، مغربی تہذیب، انکار حدیث جیسے فکری سیلاب میں بہہ رہی تھی۔سید مودودی نے

1۔آئین، تفہیم القرآن نمبر، دسمبر ۱۹۷۲ء، ص ۱۱۵

2۔ایضاً

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

ان تمام افکار کی تہہ تک پہنچنے اور نوجوان نسل کے شک و شبہات دور کرنے کے لیے تمام تعصبات سے بالاتر ہو کر ان افکار کا خصوصی طور پر مطالعہ کیا۔ آپ نے ہندو مذہب، بدھ مت، مسیحیت، یہودیت، دہریت اور مادہ پرستی کے افکار و نظریات کا مطالعہ کیا۔ اس سلسلے میں آپ نے ان مذاہب وافکار کی بنیادی کتب اور ان کے زعماء کی سوانح کا بغور مطالعہ کیا۔ اس کے بعد پھر قرآن و سیرت کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ شعوری طور پر یکسو ہو کر اس نتیجے پر پہنچے کہ اسلام سے زیادہ معقول اور مدلل مذہب اور پیارے نبی حضرت محمد ﷺ سے زیادہ مکمل رہنما اور کوئی نہیں ہے۔ بقول سید مودودی: ''میں محض دین آباء ہونے کی وجہ سے اسلام کا معتقد نہیں ہوا، بلکہ اپنی تحقیق سے، خوب جانچ پڑتال کر کے میں اس دین پر ایمان لایا ہوں۔ 3

اس کے بعد آپ نے جو کچھ اپنی تحقیق و تلاش کے نتیجے میں سمجھا اسے اصلاح امت کی خاطر عوام الناس تک منتقل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن آپ کو محسوس ہوا کہ جو طریقہ انھوں نے اختیار کیا ہے وہ زیادہ سود مند اور نتائج کے اعتبار سے بہتر نہیں ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی حکمت عملی کو تبدیل کرتے ہوئے قرآن مجید کو اپنی دعوت کا مرکز و محور بنانے کا ارادہ کیا۔ فرماتے ہیں ''مگر بالآخر اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ دین پوری طرح لوگوں کی سمجھ میں نہیں آسکتا جب تک کہ براہ راست قرآن کے ذریعہ سے اسے نہ سمجھایا جائے۔'' 4

سید مودودی کے نزدیک قرآن مجید کا معاملہ عام کتابوں کی طرح نہیں ہے جن میں مصنف موضوعات کو ایک خاص ترتیب سے رکھ کر ان کے مطابق اپنی گزارشات پیش کرتا ہے۔ یہ دراصل ایک اسلامی اور انقلابی تحریک کے لیے نازل کی گئی ہدایات پر مشتمل ایک ضابطہ ہے جسے بیک وقت نازل نہیں کیا گیا بلکہ اس تحریک دعوت وعزیمت کے تمام مراحل میں وقتاً فوقتاً نازل ہوتا رہا۔ یہ ایک جامع صحیفہ ہدایت ہے جو تحریک دعوت و جہاد کے ابتدائی مراحل سے لے کر اس کے نقطہ عروج تک ہر مرحلے میں راہ نمائی کرتا ہے۔ بقول سید صاحب: ''قرآن مجید ایک دعوت کے ساتھ اترنا شروع ہوا اور وہ دعوت اپنے آغاز سے لے کر اپنی انتہائی تکمیل تک تیئس سال کی مدت میں جن جن مرحلوں اور جن جن منزلوں سے گزرتی رہی، ان کی مختلف النوع ضرورتوں کے مطابق قرآن کے مختلف حصے نازل ہوتے رہے۔ 5

چنانچہ اسی چیز کو پیش نظر رکھ کے سید مودودی نے قرآن مجید کا مطالعہ ایک جامع دستور العمل کی حیثیت سے کیا اور اسی تصور کے زیر اثر اس کی تفسیر بیان کی۔ بقول نعیم صدیقی: ''ماضی قریب کے اردو لٹریچر میں دین کا بیان اس طرح ملتا ہے کہ ہر عقیدے کی وضاحت موجود ہے۔ نماز روزہ کی حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔ حج اور زکوۃ کے مصالح کا تذکرہ ہے۔ جہاد کی اہمیت اور ثواب کا بیان ہے۔

3۔ ایضاً، ص، 113

4۔ ایضاً

5۔ تفہیم القرآن، ج ا، ص 25، مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی، اگست ۱۹۹۳

حکومت، امارت، قضا اور جرم و سزا کے مسائل ہیں۔ مگر کچھ اس طرح کہ ہر چیز الگ الگ دکھائی دیتی ہے۔ یہ سارا مجموعہ کسی ایک جگہ مربوط ہو کر ایک ''کل'' نہیں بنتا۔ تفہیم القرآن نے انھیں اس طرح پیش کیا ہے کہ سارے شعبے اور اجزا جمع ہو کر نظم پا لیتے ہیں، بلکہ یہ منظم نظام فکر متحرک ہو جاتا ہے اور تصور دین کے ساتھ دنیائے حقائق میں داخل ہوتے ہیں۔ 6

مولانا مودودی صاحب کی تفسیر عصر حاضر میں بہت ہی اہمیت کی حامل ہے اور تفسیر میں جو اسلوب اور منہج استعمال کیا گیا ہے وہ موجودہ دور میں اور آنے والے دور کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے بہت ضروری ہے۔ تفسیر تفہیم القرآن میں جو دین اسلام کا جامع تصور بیان کیا گیا ہے وہ موجودہ دور کی اہمیت ضرورت ہے۔

مولانا مودودی صاحبؒ نے اپنی تحقیق کے نتیجے میں دین کا ایک جامع اور عملی تصور اخذ کیا۔ اسی تصور کے زیر اثر آپ نے قرآن مجید کی تفسیر لکھی۔ اس لیے اس تفسیر میں ہمیں دین کا تصور پوری جامعیت کے ساتھ ملتا ہے۔ آپ نے دین کے کلی تصور کو پیش کرتے ہوئے، اس کے اس مفہوم کے خلاف بغاوت کی ہے جس میں دین اسلام کو انفرادی زندگی اور مسجد و مسکن کی دنیا تک محدود کر دیا گیا تھا۔ آپ کے نزدیک دین کا انفرادی حصہ اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک ایک پورا اجتماعی نظام تشکیل نہ دیا جائے۔ تفہیم القرآن میں اس سوچ کا عکس اول تا آخر موجود ہے۔ سید مودودی آیت ''ادخلوافی السلم کافة''(سورۃ البقرۃ ۲۰۸:۲) کی وضاحت کرتے ہوئے، لکھتے ہیں: ''یعنی کسی استثنا اور تحفظ کے بغیر، اپنی پوری زندگی کو اسلام کے تحت لے آؤ۔ تمھارے خیالات، تمھارے نظریات، تمہارے علوم تمہارے طور طریقے، تمھارے معاملات اور تمھاری سعی و عمل کے راستے سب کے سب بالکل تابع اسلام ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ تم اپنی زندگی کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے بعض حصوں میں اسلام کی پیروی کرو اور بعض حصوں کو اس کی پیروی سے مستثنیٰ کر لو۔ 7

غیر مسلکی تفسیر اور اعتدال

موجودہ دور میں جو مسلکی بنیاد پر لوگوں میں نفرت اور ایک دوسرے سے دوری پائی جاتی ہے۔ مولانا مودودی صاحب نے اس مسئلہ کو بہترین انداز میں حل کیا ہے اور اپنی تفسیر کو ایسے تعصب سے مکمل طور پر پاک رکھا ہے۔

اردو کے تفسیری ادب میں، شعوری یا لاشعوری طور پر، مسلکی رنگ موجود ہے۔ اکثر مفسرین نے کسی مسئلے کو اپنے مسلک کے مطابق ثابت کرنے کے لیے دلائل و براہین کے انبار لگا دیے ہیں۔ بہت ساری تفاسیر کی شناخت ہی مسلکی تفسیر کے طور قائم ہے۔ سید مودودی کی تفسیر تفہیم القرآن میں اس لحاظ سے اعتدال اور توازن کی روش نظر آتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نہ تو فقہی

6۔ آئین، تفہیم القرآن نمبر، مقالہ نعیم صدیقی، ص۲۲۶

7۔ مودودی، تفہیم القرآن، ج۱، ص۱۶۰، حاشیہ: ۲۲۶

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

معاملات میں تقلید جامد کے قائل ہیں اور نہ فقہا کی آرا کو حرف آخر سمجھتے ہیں۔ آپ عام طور پر قرآن پاک کی تفسیر قرآن ہی سے کرتے ہیں پھر احادیث اور اقوال صحابہ کو معیار بناتے ہیں۔ آپ فقہی احکام سے متعلق آیات کی تفسیر کرتے ہوئے کبھی تو فقہاء کی مختلف آرا اپنی ذاتی رائے بیان کیے بغیر، پیش کر دیتے ہیں اور فیصلہ قاری پر چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ اپنی عقل سلیم سے کس رائے کو ترجیح دیتا ہے۔ کبھی مختلف آراء کا موازنہ قرآن وسنت سے کر کے، دلیل کی بنیاد پر کسی ایک رائے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان کی تفسیر میں یہ جملہ اکثر مقامات پر ملتا ہے۔ ''اس مضمون کو پوری طرح سمجھنے کے لیے قرآن پاک کے حسب ذیل مقامات کو نگاہ میں رکھیے'' گویا وہ قاری کے ذہن میں ہر وقت قرآن ہی کی اہمیت اجاگر رکھنا چاہتے ہیں۔ آپ مسلکاً حنفی ہونے کے باوجود بعض اوقات حنفی مسلک سے بھی اختلاف کرتے ہیں۔ سید مودودی مقام اختلاف کی نشان دہی کرتے ہوئے اعتدال اور توازن سے کام لیتے ہیں۔ ان کی شعوری طور پر یہ کوشش رہی ہے کہ تفہیم القرآن کسی خاص مسلک کی نمائندہ تفسیر نہ بن جائے۔ تفہیم القرآن میں جا بجا فقہی مکاتب فکر کا تقابل نظر آتا ہے۔ مثلاً، سورۃ البقرۃ کی آیت:

''فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللهِ فلاجُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِه''(۲۲۹:۲)

(اگر تمھیں یہ خوف ہو کہ وہ دونوں حدود الٰہی پر قائم نہ رہیں گے، تو ان دونوں کے درمیان یہ معاملہ ہو جانے میں مضائقہ نہیں کہ عورت اپنے شوہر کو کچھ معاوضہ دے کر علیحدگی حاصل کر لے)

اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے وضاحت کرتے ہیں: ''جمہور کے نزدیک خلع کی عدت وہی ہے جو طلاق کی ہے مگر ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ میں متعدد روایات ایسی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی عدت ایک ہی حیض قرار دی تھی اور اسی کے مطابق حضرت عثمانؓ نے ایک مقدمہ کا فیصلہ کیا ۔ 8

تفہیم القرآن میں مولانا مودودی نے اپنی آرا کا بھی اظہار کیا ہے جو ان کی علمیت، معتدل مزاجی، استدلال اور حقیقت پسندی کی عکاس ہیں۔ ایسے معاملات میں مولانا مودودیؒ ایک مخلص محقق کی طرح جس رائے کو قرآن وسنت کے قریب پاتے ہیں اسے اختیار کرتے ہیں۔ مثلاً سورۃ النساء کی آیت: حرمت علیکم امھٰتکم و بنٰتکم واخواتکم (سورۃ النساء ۲۳:۴)(تم پر حرام کی گئیں تمھاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں) کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''البتہ اس امر میں اختلاف ہے کہ ناجائز تعلقات کے نتیجہ میں جو لڑکی ہوئی ہو وہ بھی حرام ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ، مالک اور احمد بن حنبل رحمھم اللہ کے نزدیک وہ بھی جائز بیٹی کی طرح محرمات میں

8۔ مودودی، تفہیم القرآن، ج ۱، ص ۱۷۶، حاشیہ: ۲۵۲

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

سے ہے اور امام شافعی کے نزدیک وہ محرمات میں سے نہیں ہے۔ مگر در حقیقت یہ تصور بھی ذوق سلیم پر بار ہے کہ جس لڑکی کے متعلق آدمی یہ جانتا ہو کہ وہ اسی کے نطفہ سے پیدا ہوئی ہے، اس کے ساتھ نکاح کرنا اس کے لیے جائز ہو۔9

یہودیت، عیسائیت اور دیگر مذاہب سے تقابل

آپ مختلف مقامات پر یہودیت، عیسائیت، ہندوازم اور قرآنی تعلیمات کا تقابل کرتے ہیں۔ یہ تقابل صرف سابقہ ادیان و مذاہب تک محدود نہیں رہتا بلکہ آپ جدید علمی و فلسفیانہ نظریات کا تنقیدی جائزہ لے کر ان کا ابطال کرتے ہیں۔ مثلاً ہیگل اور مارکس کا نظریہ تاریخ، ڈارون کا نظریہ ارتقاء، میکیاولی کا نظریہ لادینی سیاست اور فرائیڈ کا نظریہ جنسی نفسیات وغیرہ۔10

قرآن کی روشنی میں اصل حقیقت واضح کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ مغربی فلسفہ وافکار کے زیر اثر قرآن کی تفسیر اور تاویل کرنے والے مسلمان دانش وروں کا محاکمہ بھی کرتے ہیں۔ سید مودودی نے قرآنی تعلیمات سے موازنے کے لیے دیگر الہامی کتب کی تحریروں کے حوالے دینے کے ساتھ ساتھ، ان کی کمزوریوں اور ان کے مندرجات میں کی گئی تحریف کی نشاندہی بھی کی ہے۔ آپ نے نہایت مضبوط دلائل کے ساتھ ان کتابوں اور ان کے مندرجات کی بنیاد پر قائم افکار و تصورات پر زبردست تنقید کی ہے۔ ان تصورات میں یہودیوں کی نسل پرستی، عیسائیوں کا عقیدہ تثلیث، کفارہ اور حضرت عیسیٰ کو صلیب دیے جانے کا عقیدہ وغیرہ شامل ہیں۔ مثلاً سورۃ النساء کی آیت ”: انما المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ و کلمتہ القاھا الیٰ مریم و روح منہ ۴ :۱۷۱، مسیح عیسیٰ بن مریم اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ اللہ کا ایک رسول تھا اور ایک فرمان تھا جو اللہ نے مریم کی طرف بھیجا اور ایک روح تھی اللہ کی طرف سے۔) کی تفسیر میں ”کلمہ“ کو اللہ کا حکم اور فرمان قرار دیتے ہیں کہ اللہ نے حضرت مریم کے رحم پر یہ فرمان نازل کیا کہ وہ کسی مرد کے ملاپ کے بغیر حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے مراحل انجام دے۔ ابتدا میں عیسائیوں کا عقیدہ بھی اسی طرح تھا، لیکن بعد میں یونانی فلسفے کی وجہ سے گمراہ ہو گئے۔ سید صاحب لکھتے ہیں: ”انھوں نے یونانی فلسفہ سے گمراہ ہو کر پہلے لفظ کلمہ کو ”کلام“ یا نطق کا ہم معنی سمجھ لیا۔ پھر اس کلام و نطق سے اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفت کلام مراد لے لی۔ پھر یہ قیاس قائم کر لیا کہ اللہ کی اس ذاتی صفت نے مریم علیہا السلام کے بطن میں داخل ہو کر وہ جسمانی صورت اختیار کی جو مسیح کی شکل میں ظاہر ہوئی اس طرح عیسائیوں میں مسیح علیہ السلام کی الوہیت کا فاسد عقیدہ پیدا ہوا اور اس غلط تصور نے جڑ پکڑ لی کہ خدا نے خود اپنے آپ کو یا اپنی ازلی صفات میں سے نطق و کلام کی صفت کو مسیح کی شکل میں ظاہر کیا۔11

9۔ مودودی، تفہیم القرآن، ج ا، ص 337، حاشیہ: 35

10۔ ترجمان القرآن، مئی ۲۰۰۴ء، سید مودودی کا تفسیری اسلوب: الیف الدین ترابی، ص ۳۰۱

11 ۔ مودودی، تفہیم القرآن، ج ا ص ۴۲۸، حاشیہ: ۲۱۲

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www.al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

مودودی صاحب نے اپنی تفسیر میں جہاں اسلامی عقائد، عبادات اور نظام زندگی کو پیش کیا ہے وہاں عقلی دلائل کے ساتھ مغربی نظریات، تحریکات اور فلسفے کا رد کیا ہے۔ پروفیسر حفیظ الرحمن احسن نے لکھا ہے: ”تفہیم القرآن نے ہر فتنے اور گمراہی کا پوری استدلالی قوت کے ساتھ توڑ کیا ہے اور بے مثال ناقدانہ تجزیہ و تحلیل کے ذریعے اس کا تار و پود بکھیرا ہے اس طرح خود تفہیم القرآن عصر جدید کی نظریاتی اور فکری بنیادوں کے لیے ایک ایسا چیلنج بن گئی ہے جس کا کوئی مثبت جواب مغربی اور الحادی فلسفہ و فکر اور نام نہاد سائنسی تعقل کے پاس نہیں ہے۔12

جدید سائنسی نظریات

تفسیر کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ جدید سائنسی نظریات سے بھی بخوبی واقف تھے۔ اور آپ کی یہ واقفیت اور معلومات ہمیشہ تازہ رہتی تھیں۔ ایک جگہ لکھتے ہیں

> زمانہ حال کے مشاہدات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ دوربین سے دکھائی دینے والے شہاب ثاقب جو فضائے بسیط سے زمین کی طرف آتے نظر آتے ہیں ان کی تعداد کا اوسط ۱۰ کھرب روزانہ ہے۔ جن میں دو کروڑ کے قریب ہر روز زمین کے بالائی خطے میں داخل ہوتے ہیں اور بمشکل ایک زمین کی سطح تک پہنچتا ہے۔ ان کی رفتار بالائی فضا میں ۲۶ میل فی سیکنڈ ہوتی ہے اور بسا اوقات ۵۰ میل فی سیکنڈ تک دیکھی گئی ہے بارہا ایسا بھی ہوا ہے کہ برہنہ آنکھوں سے بھی ٹوٹنے والے تاروں کی غیر معمولی بارش دیکھی ہے۔13

اسی طرح عالم بالا اور خلا کے بارے میں رقم طراز ہیں عالم بالا محض خلا ہی نہیں ہے کہ جس کا جی چاہے اس میں نفوذ کر جائے۔ بلکہ اس کی بندش ایسی مضبوط ہے کہ اس کے مختلف خطے ایسی مستحکم سرحدوں سے محصور کیے گئے ہیں کہ کسی شیطان سرکش کا ان سرحدوں سے گزر جانا ممکن نہیں ہے۔ کائنات کے ہر تارے اور سیارے کا اپنا ایک دائرہ اور کرہ ہے۔ جس کے اندر سے کسی کا نکلنا بھی سخت دشوار ہے اور جس میں باہر سے کسی کا داخل ہونا بھی آسان نہیں۔ ظاہری آنکھ سے کوئی دیکھے تو خلا محض کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔14

تفسیر تفہیم القرآن علمی ذخیرہ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تمام علوم کی جامع تعریف بھی گئی ہے اور علم نحو، ادب، علم تفسیر کے حوالے سے بھی کافی مواد ہے اور موجودہ دور میں قارئین اور استفادہ کرنے والوں کیلئے ایک مجموعہِ علوم ہے۔

12۔ آئین تفہیم القرآن نمبر، عصری فتنے اور تفہیم القرآن: حفیظ الرحمٰن احسن، ص ۵۷
13۔ مودودی، تفہیم القرآن، ج ۲، ص ۱۵۰، حاشیہ: ۱۲
14۔ مودودی، تفہیم القرآن، ج ۴، ص ۲۸۰، حاشیہ: ۶

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

تفہیم القرآن کا استدلالی اور عصری اسلوب

تفہیم القرآن کی ایک اور منفرد خوبی اس کا اشاریہ ہے۔ جو کہ وقت کی اہم ضرورت بھی ہے مولانا مودودیؒ صاحب نے قرآنی موضوعات اور مباحث کے متعلق، حروف ابجد کی ترتیب کے ساتھ، ہر جلد کے آخر میں موضوعات کا اشاریہ شامل کیا ہے۔ اس سے قاری کے لیے قرآن کے تمام موضوعات، مباحث، اور عنوانات تک رسائی نہایت آسان ہو گئی ہے اور اشاریے کی مدد سے کسی بھی موضوع پر نقطۂ نظر کو جاننا بھی سہل ہو گیا ہے۔ پروفیسر خورشید احمد نے لکھا ہے: تفہیم القرآن میں جو اشاریہ تیار کیا گیا ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہ قرآن اور تفہیم القرآن کے تمام اہم مباحث کا آئینہ ہے ۔ تفسیر میں استدلال کرنا اور قرآن واحادیث سے حالات کے مطابق احکام میں استدلال سے کام لینا موجودہ دور کی اہم ضرورت ہے مولانا مودودی کے ہاں استدلال کا ایک خاص رنگ پایا جاتا ہے جو اس سے پہلے ہمارے دینی اور تفسیری ادب میں کم ہی نظر آتا ہے۔

آپ نے قرآن کی تفسیر میں استدلالی انداز اس لیے اختیار کیا کہ نئی نسل ہر چیز کو دلائل کی بنیاد پر پرکھنے کی عادی ہو چکی تھی۔ آپ کے طرز استدلال کی بنیاد زورِ بیان یا جوش جذبات پر نہیں تھی، بلکہ دلائل کو اس انداز میں ترتیب دیا ہے کہ قاری کی ذہنی عقلی اور فکری تشفی ہو۔ آپ اپنی تحریر میں نکات کو ایسے ترتیب دیتے ہیں کہ قاری ان کی رائے سے اتفاق کر لیتا اور ان کے دلائل کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر آپ لکھتے ہیں: ''کسی کو معبود بنانے کے لیے لامحالہ کوئی معقول وجہ ہونی چاہیے۔ ایک معقول وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی ذات میں معبودیت کا کوئی استحقاق رکھتا ہو۔ دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ وہ آدمی کا خالق ہو اور آدمی اپنے وجود کے لیے اس کا رہین منت ہو۔ تیسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ وہ آدمی کی پرورش کا سامان کرتا ہو اور اسے رزق یعنی متاع زیست بہم پہنچاتا ہو۔ چوتھی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ آدمی کا مستقبل اس کی عنایات سے وابستہ ہو اور آدمی کو اندیشہ ہو اس کی ناراضی مول لے کر وہ اپنا انجام خراب کر لے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ ان چاروں وجوہ میں سے کوئی وجہ بھی بت پرستی کے حق میں نہیں ہے بلکہ ہر ایک خالص خدا پرستی کا تقاضا کرتی ہے۔ 15

دلائل کی وضاحت اور تسلسل

سید مودودی کے دلائل بالکل واضح ہوتے ہیں۔ آپ پہلے ایک مقدمہ قائم کرتے ہیں اور پھر بتدریج اس کے نتیجے کی طرف بڑھتے ہیں۔ پھر آخر میں نہایت محکم اور متاثر کن دلائل سے بات قاری کے ذہن میں اتار دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں: سوال یہ ہے کہ کیا دنیا میں کوئی انسان کبھی اس بات پر قادر ہوا ہے یا ہو سکتا ہے کہ سال ہا سال تک دو قطعی مختلف اسٹائلوں میں کلام کرنے کا تکلف نباہتا چلا

15۔ مودودی، تفہیم القرآن، ج۳، ص۶۸۸، حاشیہ: ۲۹

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

جائے اور کبھی یہ راز فاش نہ ہو سکے کہ یہ دو الگ اسٹائل دراصل ایک ہی شخص کے ہیں۔ عارضی اور وقتی طور پر تو اس قسم کے تصنع میں کامیاب ہو جانا ممکن ہے لیکن مسلسل ۲۳ سال تک ایسا ہونا کسی طرح ممکن نہیں ہے۔16

اکیڈمک جامعیت اور سادہ زبان

موجودہ دور میں تفہیم القرآن کی اہمیت کچھ اس لئے بھی بڑھ گئی ہے کہ یہ تفسیر اکیڈمک لحاظ سے ایک جامع اور مکمل تفسیر ہے اور اس تفسیر میں مکمل طور پر عام اور سادہ زبان میں بات سمجھائی گئی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ قارئین اس سے فائدہ حاصل کریں۔
تفہیم القرآن عوام کی رہنمائی و آگاہی کے لیے سادہ زبان میں لکھی گئی ہے۔ ترجمہ و تشریح سے اس کا مقصد، متخصصین اور اہلِ فن کے ذوق کا سامان فراہم کرنا نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس تفسیر میں اکیڈمک طرز کی بحث و تحقیق، ادبی نکتہ آفرینیوں یا اعجاز بلاغت کے نکتے پیش کرنے سے احتراز کیا گیا ہے۔ علامہ مودودی چاہتے ہیں کہ قارئین تک قرآن کا پیغام پہنچائیں اور اس پیغام سے واقف ہونے کا اثر ان کی زندگی اور طرزِ عمل پر پڑے۔ ان کا مقصدِ زندگی اور حیاتِ عمرانی کا متبادل جائے۔17
اس تفسیر کی ایک خصوصیت اس کا 'عصری' ہونا ہے۔ 'تفسیر عصری' سے مراد یہ ہے کہ مفسر دینی واعتقادی مباحث پیش کرتے وقت ایسا اسلوب اختیار کرے کہ عام ناظر اس کتاب کو پڑھتے ہوئے قرآن کا مفہوم و مدعا بالکل صاف صاف سمجھتا چلا جائے اور وہ اپنے دور کی زبان اور فکر میں قرآن کے پیغام کو پا سکے۔ اسی طرح دورانِ مطالعہ جہاں جہاں اسے الجھنیں پیش آسکتی ہوں وہ صاف کر دی جائیں۔ پھر جہاں کچھ سوالات اس کے ذہن میں پیدا ہوں، اس کا جواب اسے بروقت مل جائے۔ علامہ مودودیؒ اپنی تفسیر کے مقدمے میں اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ دیگر مفسرین کی کوششیں قابل قدر ہیں، مگر وہ آج کی ضروریات پورا کرنے اور تشنگی رفع کرنے کے لیے کافی نہیں ہیں۔ چاہیے یہ کہ موجودہ دور کے لحاظ سے تفسیر لکھی جائے، جس سے مناسب طور پر استفادہ کیا جا سکے۔18

سماجی علوم کی روشنی

اس تفسیر کی اہم بات کہ مفسر کا سماجی علوم وافکار سے واقف ہونا بھی ہے۔ اس صدی میں، علمِ تفسیر میں یہی بات قرآن کی طرف کشش و جاذبیت کا سبب بنی ہے۔ علامہ مودودیؒ ہر آیت کی تشریح میں یہ بتاتے ہیں کہ یہ آیت انسانی زندگی کے بارے میں کیا

16۔ مودودی، تفہیم القرآن، ج۵، ص۱۷۸، حاشیہ: ۲۷

17۔ ماہانہ، ترجمان القرآن، مئی ۲۰۰۴ء تفہیم القرآن ایک عصری اور عمرانی تفسیر: سید محمد علی ایازی، ص4

18۔ ایضاً

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www.al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

رہنمائی کرتی ہے' نیز معاشرے کو درپیش حقیقی ضروریات و مشکلات کا کیا حل بتاتی ہے؟ یوں آپ قرآن کی معاشرہ ساز تعلیمات سے آگاہ کرتے ہیں۔ یہاں ایک آیت کی تشریح کا خلاصہ بطور نمونہ درج کرتا ہوں

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ۔الفرقان ۲۵:۳۱:

"اے محمدؐ، ہم نے تو اسی طرح مجرموں کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے اور تمھارے لیے تمھارا رب ہی رہنمائی اور مدد کو کافی ہے"۔

یعنی ہمارا قانون فطرت یہی کچھ ہے' لٰہذا ہماری اس مشیت پر صبر کرو' اور قانون فطرت کے تحت جن حالات سے دوچار ہونا ناگزیر ہے' ان کا مقابلہ ٹھنڈے دل اور مضبوط عزم کے ساتھ کرتے چلے جائو۔ اس بات کی امید نہ رکھو کہ ادھر تم نے حق پیش کیا اور اُدھر ایک دنیا کی دنیا اسے قبول کرنے کے لیے امنڈ آئے گی اور سارے غلط کار اپنی اپنی غلط کاریوں سے تائب ہو کر اسے ہاتھوں ہاتھ لینے لگیں گے.....رہنمائی سے مراد صرف علمِ حق عطا کرنا ہی نہیں ہے' بلکہ تحریک اسلامی کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لیے' اور دشمنوں کی چالوں کو شکست دینے کے لیے بروقت صحیح تدبیریں سجھانا بھی ہے۔ اور مدد سے مراد ہر قسم کی مدد ہے۔ حق اور باطل کی کش مکش میں جتنے محاذ بھی کھلیں ہر ایک پر اہلِ حق کی تائید میں کمک پہنچانا اللہ کا کام ہے۔ 19

تفہیم القرآن اور امتِ مسلمہ کے اتحاد کا تصور

تفہیم القرآن اس لئے بھی آج کے دور میں ضروری ہے کہ اسلامی مکاتب فکر اور فرقوں کے مابین قربت و ہم آہنگی کی روش اختیار کرنا ہے۔ یہ تفسیری منہج' فرقہ وارانہ مفاہمت پیدا کرنے' مسلمانوں کو متحد رکھنے اور اسلامی معاشرے میں فرقہ واریت اور تعصب کو ختم کرنے کی کوششوں کا ایک بڑا جلیل القدر حصہ ہے۔ یہ جذبۂ اتحاد' عصرِ حاضر میں متعدد مسلم مصلحین و مفکرین میں دیکھنے میں آتا ہے۔ اس نقطۂ نظر کے مصنفین کا یقین ہے کہ تفرقہ بازی اور مذہبی اختلاف اسلامی اصولوں کے خلاف ہے اور امت اسلامی کے اتحاد کے لیے بہت بڑا خطرہ ہے۔ یہ ایک فطری سی بات ہے کہ اسلامی معاشرے کے افراد مختلف سنی یا شیعہ اسلامی مکاتب فکر سے وابستہ ہوں' مگر چوں کہ مسلمان اسلام کی اصل بنیادوں جیسے: توحید' نبوت' معاد (آخرت) پر ایمان رکھتے ہیں' قرآن کو آسمانی اور الٰہی کتاب مانتے ہیں اور عملی لحاظ سے ارکانِ اسلام: نماز' روزہ' زکوٰۃ' حج اور جہاد کے پابند ہیں' امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر کاربند ہیں' لٰہذا فقہی واجتہادی اختلاف ان میں جدائی اور متحارب گروہ در گروہ بننے کا باعث نہ ہونا چاہیے۔ 20

19۔ مودودی، تفہیم القرآن، ج۳،ص۴۴۸،۴۴۷

20۔ ماہانہ، ترجمان القرآن، مئی ۲۰۰۴ء تفہیم القرآن ایک عصری اور عمرانی تفسیر: سید محمد علی ایازی، ص 5

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www.al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

خلاصہ بحث

تفہیم القرآن اپنی فکری گہرائی اور عصری تقاضوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے لکھی گئی ایک جامع تفسیر ہے۔ مولانا مودودیؒ نے اسے محض علمی کتاب کے طور پر پیش نہیں کیا بلکہ قرآن کو تحریکِ اسلامی کی بنیاد اور نظامِ حیات کی عملی صورت کے طور پر واضح کیا۔ اس میں قرآنی مضامین کو عام فہم زبان میں بیان کیا گیا ہے، تاکہ عوام الناس بھی قرآن کے حقیقی پیغام سے براہِ راست فیض یاب ہو سکیں۔ مغربی افکار، سیکولر نظریات اور فلسفیانہ اعتراضات کا مدلل جواب بھی اس تفسیر کی نمایاں خصوصیت ہے۔ عصرِ حاضر میں جب امتِ مسلمہ کو فکری انتشار اور تہذیبی چیلنجز کا سامنا ہے، *تفہیم القرآن* نہ صرف رہنمائی کا ذریعہ ہے بلکہ دینِ اسلام کو ایک مکمل ضابطۂ حیات کے طور پر سمجھنے اور اپنانے کا عملی راستہ بھی فراہم کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تفسیر آج بھی اپنی معنویت اور افادیت برقرار رکھے ہوئے ہے۔

تجاویز و سفارشات

1. جامعات اور دینی اداروں کے نصاب میں *تفہیم القرآن* کو بطور بنیادی ماخذ شامل کیا جائے۔
2. عصرِ حاضر کے مسائل (معاشی، سماجی، سیاسی) پر *تفہیم القرآن* کی روشنی میں تحقیقی مقالے لکھے جائیں۔
3. نئی نسل کے لیے *تفہیم القرآن* کا آسان اور مختصر مطالعہ گائیڈ یا درسی نصاب تیار کیا جائے۔
4. مغربی افکار کے رد میں مودودیؒ کے دلائل کو جدید تحقیقی اسلوب میں دوبارہ مرتب کیا جائے۔
5. *تفہیم القرآن* کے مضامین کو ڈیجیٹل پلیٹ فارمز اور جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے عام کیا جائے۔

کتابیات

* مودودی، سید ابوالاعلیٰ۔ *تفہیم القرآن*۔ دہلی: مرکزی مکتبہ اسلامی، 1993۔
* احسن، حفیظ الرحمٰن۔ "عصری فتنے اور تفہیم القرآن"۔ *آئین، تفہیم القرآن نمبر*، دسمبر 1972۔
* ایازی، سید محمد علی۔ "تفہیم القرآن ایک عصری اور عمرانی تفسیر"۔ *ماہنامہ ترجمان القرآن*، مئی 2004۔
* ترابی، الیف الدین۔ "سید مودودی کا تفسیری اسلوب"۔ *ماہنامہ ترجمان القرآن*، مئی 2004۔
* صدیقی، نعیم۔ "مقالہ"۔ *آئین، تفہیم القرآن نمبر*، دسمبر 1972۔